Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

Concepts of Natural Disasters in Different Religions and Sects

مختلف ادیان ومذاہب میں قدرتی آفات کے تصورات

Syed Masood Ul Hassan Shah Bukhari

Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies Lahore. masoodbukhari786@gmail.com

Dr. Muhammad Imran

Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore.

ABSTRACT

Natural disasters have been interpreted in diverse ways across different religions and sects, reflecting theological beliefs, moral frameworks, and cultural worldviews. In many religious traditions, natural calamities are viewed as manifestations of divine will, serving as tests, warnings, or consequences of human actions. Islamic thought often emphasizes disasters as trials, reminders of human accountability, or outcomes of moral decline, while also encouraging patience, repentance, and social responsibility. In Christianity and Judaism, natural disasters are sometimes understood as divine tests or calls for repentance, though modern interpretations increasingly highlight compassion and human responsibility. Eastern religions such as Hinduism and Buddhism tend to interpret natural disasters through concepts like karma, causality, and the cyclical nature of existence. Indigenous and traditional belief systems often associate such events with spiritual imbalance or disruption of harmony between humans and nature. These varied perspectives influence human responses to disasters, shaping ethical behavior, resilience, and approaches to prevention and relief.

Keywords: Natural Disasters; Religion; Divine Will; Karma; Moral Responsibility; Human Response

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

موضوع کا تعارف:

قدرتی آفات کے تصورات تمام ادیان و مذاہب میں معمولی فرق کے ساتھ ایک جیسے رہے ہیں، یعنی راست روی سے ہٹنے کے نتیجے میں زمینی و آسمانی آفتوں سے دوچار ہونا۔ یعنی تمام مذاہب میں قدرتی آفات کو محض اتفاق یا قدرتی واقعات نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے پیچھے اعمالِ بد اور جرائم کی سزا کا محرک کارفرما ہوتا ہے۔ اسلام، یہودیت اور عیسائیت اور دیگر مذاہب میں یہ تصور موجود ہے کہ جو لوگ سب سے بڑی طاقت خدا کی نافرمانی کرتے ہیں انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑتے ہیں اور ان پر دنیا میں عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے جبکہ اخروی سزائیں اس کے علاوہ ہیں۔

یہودیت میں آفات کا تصور:

یہودیت میں آفت (Disaster/Calamity) کا تصور خدا کے عدل، تنبیہ، اور انسان کے اعمال کے نتیجے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ تورات اور دیگر یہودی صحائف میں آفات کو محض اتفاقی یا قدرتی واقعات نہیں سمجھا جاتا بلکہ انہیں خدا کی طرف سے ایک الٰہی تنبیہ یا سزا کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس کا مقصد بنی اسرائیل کو گناہوں، نافرمانیوں، اور اخلاقی بگاڑ سے باز رکھنا ہوتا ہے۔ ذیل میں یہودیت میں آفات کے تصور کو پیش کیا جا رہا ہے:

آفت بطورِ سزا:

یہودی عقیدہ کے مطابق، جب قومِ اسرائیل خدا کے احکامات کی خلاف ورزی کرتی ہے تو خدا انہیں مختلف آفات کے ذریعے سزا دیتا ہے۔ تورات میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اگر بنی اسرائیل خدا کے احکام پر عمل نہ کریں تو ان پر قحط، وبا، زلزلے، دشمنوں کے حملے اور دوسری آفات نازل ہوں گی۔[1]

"اگر تُو خداوند اپنے خدا کی آواز نہ سنے اور اُس کے تمام احکام پر عمل نہ کرے تو یہ تمام لعنتیں تجھ پر آئیں گی"...۔[2]

یہ آفات اس بات کا اظہار ہیں کہ خدا ناراض ہے اور اپنی قوم کو توبہ اور رجوع کی طرف بلاتا ہے۔

آفات بطورِ آزمائش:

کبھی کبھی آفات یہودی عقیدے میں آزمائش کے طور پر آتی ہیں تاکہ انسان کے ایمان، صبر، اور وفاداری کو پرکھا جائے۔

کتابِ ایوب (Job) اس تصور کی بہترین مثال ہے۔ ایوب علیہ السلام ایک صالح انسان تھے مگر خدا نے اُنہیں سخت آزمائشوں میں مبتلا کیا تاکہ اُن کے ایمان کا امتحان لیا جا سکے۔

---

[1] کتابِ استثناء، باب:28

[2] استثناء 15:28-25

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

"خدا نے دیا، خدا نے لے لیا، خدا کا نام مبارک ہو"۔3

یہ دکھ اور مصیبتیں اصلاحِ نفس اور ایمان کے استحکام کا ذریعہ سمجھی جاتی ہیں، نہ کہ صرف سزا۔

قومی سطح پر آفات:

یہودیت میں آفات صرف انفرادی نہیں بلکہ قومی سطح پر بھی تصور کی جاتی ہیں۔ مثلاً جب پوری قوم بنی اسرائیل اخلاقی زوال یا شرک میں مبتلا ہوئی تو خدا نے اجتماعی آفات نازل کیں جیسے:

"مصر میں دس آفات جن میں خون، مینڈک، ٹڈیاں، اندھیرا اور پہلوٹھوں کی ہلاکت شامل تھیں"۔4

یہ آفات خدا کے اقتدار اور عدل کی علامت تھیں اور ظالم قوموں کے لیے تنبیہ کا ذریعہ بنیں۔

"میں خداوند ہوں، میں زمین پر عدل قائم کروں گا تاکہ سب جان لیں کہ میں ہی خدا ہوں"۔5

آفات بطورِ رجوع الی اللہ کا ذریعہ:

یہودی متون میں آفات کو توبہ (Teshuvah) اور اصلاحِ اعمال کا پیغام بھی کہا گیا ہے۔ جب کسی قوم پر مصیبت آتی ہے تو اُس کا مقصد قوم کو اپنی غلطیوں پر غور کرنے اور خدا کی طرف واپس آنے کی دعوت دینا ہوتا ہے۔

تلمود میں لکھا ہے:

"جب مصیبت آئے تو انسان اپنے اعمال کا محاسبہ کرے، کیونکہ مصیبت بلا سبب نہیں آتی"۔6

آفات میں خدا کی حکمت اور عدل:

یہودیت میں خدا کو عادل اور رحیم مانا گیا ہے۔ اس لیے آفات کو محض ظلم نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان میں الٰہی حکمت پوشیدہ مانی جاتی ہے۔

کتابِ یسعیاہ میں خدا فرماتا ہے:

"میں روشنی پیدا کرتا ہوں اور اندھیرا بھی، میں سلامتی بخشتا ہوں اور مصیبت بھی نازل کرتا ہوں؛ میں ہی خداوند ہوں جو یہ سب کرتا ہوں"۔7

یہ تصور واضح کرتا ہے کہ آفات خدا کے ارادے سے ہیں اور ان کا مقصد انسان کو خدا کی عظمت اور اپنی عاجزی کا احساس دلانا ہے۔

---

[3] ایوب 1:21

[4] خروج 7:12

[5] خروج 7:5

[6] سٹیفن بشیر تلمود (اردو ترجمہ) پاکستان بائبل سوسائٹی۔ لاہور، ۲۰۱۸، ص: ۲۳۸

[7] یسعیاہ 45:7

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جدید یہودی فکر میں آفات کا تصور:

جدید یہودی مفکرین جیسے مارٹن بُوبر (Martin Buber) اور ایلی ویزل (Elie Wiesel) کے نزدیک آفات جیسے ہولوکاسٹ کو خدا کی سزا نہیں بلکہ ایک روحانی چیلنج سمجھا گیا ہے، جس میں انسان کو اپنے ایمان، اخلاق، اور انسانی اقدار کی تجدید کرنی چاہیے۔ یہودیت میں آفات کا تصور محض طبعی یا سائنسی مظاہر کی حد تک محدود نہیں بلکہ ایک الٰہی اخلاقی نظام کا حصہ ہے۔ آفات خدا کے عدل، حکمت، آزمائش، اور توبہ کی دعوت کی علامت ہیں۔ ان کے ذریعے انسان کو اپنے خالق کی طرف رجوع کرنے، اپنی اصلاح کرنے، اور عدل و نیکی پر قائم رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

عیسائیت میں آفت (Disaster / Calamity) کا تصور:

عیسائی تعلیمات میں آفات کے بارے میں مختلف پہلو نمایاں ہیں جن میں سزا، آزمائش، خدا کی قدرت، محبت، اور آخرت کی یاد دہانی شامل ہیں۔ ذیل میں اس تصور کو بیان کیا جا رہا ہے:

آفات بطورِ الٰہی سزا:

بائبل کے عہدِ قدیم (Old Testament) میں آفات کو خدا کے عدل و سزا کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب قومیں یا افراد گناہ اور نافرمانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو خدا انہیں مختلف آفات کے ذریعے متنبہ کرتا ہے۔ عہدِ قدیم میں آفات، جیسے طوفانِ نوح، مصر کی دس آفات، اور سدوم و عمورہ کی تباہی، انسان کی نافرمانی اور اخلاقی زوال کا نتیجہ بتائی گئی ہیں۔ خدا ان آفات کے ذریعے قوموں کو توبہ، اصلاح اور اپنی طرف رجوع کی دعوت دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آفات کو روحانی بیداری اور آخرت کی یاد دہانی کے طور پر بیان کیا، جیسا کہ فرمایا:

"قحط اور زلزلے ہوں گے، یہ سب ابتداء ہیں دردِ زہ کی"۔[8]

بائبل کے مطابق آفات خدا کی قدرت، انسان کی عاجزی، اور ایمان کے امتحان کا ذریعہ ہیں۔ ان کا مقصد انسان کو گناہ سے باز رکھنا اور نجات کے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔

"دیکھ، میں زمین پر طوفان لاؤں گا تاکہ ہر جاندار فنا ہو جائے، کیونکہ زمین ظلم سے بھر گئی ہے"۔[9]

یہ آیت حضرت نوحؑ کے طوفان کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو انسانیت کے اخلاقی زوال کے نتیجے میں آیا۔

[8] متی 24:7

[9] پیدائش 6:13

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

اسی طرح مصر پر دس آفات فرعون کی ضد اور ظلم کے بدلے میں خدا کا عدل تھیں۔10

خداوند نے فرمایا": میں اپنا ہاتھ مصر پر دراز کروں گا اور اپنی آیات کے ذریعے اپنی قدرت ظاہر کروں گا"۔11

یہ آفات خدا کے اخلاقی انصاف کی علامت ہیں، نہ کہ محض طبعی واقعات۔

آفات بطورِ آزمائش:

عیسائیت میں بعض آفات کو ایمان کی آزمائش اور روحانی تربیت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ خدا اپنے بندوں کو دکھ اور مصیبت میں ڈال کر ان کے صبر اور ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔

"میرے بھائیو! جب تمہیں کئی قسم کی آزمائشوں کا سامنا ہو تو اسے بڑی خوشی کی بات سمجھو، کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے"۔12

یہ تعلیم ظاہر کرتی ہے کہ آفات مؤمن کے لیے خدا کی قربت کا وسیلہ بن سکتی ہیں۔

آفات بطورِ توبہ و رجوع کی دعوت:

بائبل میں یہ تصور بار بار بیان ہوا ہے کہ خدا آفات کے ذریعے انسان کو توبہ کی طرف بلاتا ہے۔ آفات اس بات کی نشانی ہیں کہ انسان کو اپنی زندگی پر غور کرنا چاہیے اور خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

"اگر میری قوم جو میرے نام سے کہلاتی ہے، عاجزی کرے اور دعا مانگے، اور میرے چہرہ کو تلاش کرے، اور اپنی بری راہوں سے پھر جائے، تو میں آسمان سے سنوں گا اور ان کے گناہوں کو معاف کروں گا، اور ان کی زمین کو شفا دوں گا"۔13

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ آفات کا مقصد خدا کی رحمت کی طرف رجوع ہے، نہ کہ محض تباہی۔

آفات بطورِ خدا کی قدرت اور انسان کی عاجزی:

عیسائی عقیدہ کے مطابق آفات خدا کی قدرتِ کاملہ اور انسانی کمزوری کا اظہار کرتی ہیں۔ آفات انسان کو یہ یاد دلاتی ہیں کہ وہ خالق کے سامنے عاجز اور محتاج ہے۔

"کیا مصیبت بھی خدا کی اجازت کے بغیر زمین پر آتی ہے؟"۔14

---

[10] خروج 7:12–

[11] خروج 7:5

[12] یعقوب 1:2-3

[13] تواریخ 7:14

[14] عاموس: 3:6

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر خیر و شر خدا کے اذن سے ہے، اور آفات میں بھی اس کی حکمت پوشیدہ ہے۔

آفات بطورِ روحانی بیداری:

نئے عہد نامہ (New Testament) میں مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیاوی آفات آخرت کی نشانی اور روحانی بیداری کی علامت ہیں۔

"اور جگہ جگہ قحط اور زلزلے ہوں گے، یہ سب ابتدا ہیں دردِ زہ کی"۔15

زلزلہ جیسی قدرتی آفات انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ اس کائنات کا خالق و مالک اس قدر طاقتور ہے کہ وہ تھوڑی سی زمینی ہلہلاہٹ سے نظامِ ارضی کو بدل سکتا ہے۔

آفات اور خدا کی محبت کا تعلق:

عیسائیت میں خدا کو محبت کا منبع مانا گیا ہے۔ اس لیے عیسائی علما کا ماننا ہے کہ آفات خدا کی نفرت نہیں بلکہ تادیب (discipline) ہیں، تاکہ انسان درست راہ اختیار کرے۔16

مسیحیت میں آفت کو بسا اوقات تادیب کی وجہ بھی قرار دیا گیا ہے:

"جسے خداوند محبت کرتا ہے، اسے تادیب بھی کرتا ہے"۔17

یعنی مصیبتیں خدا کی تربیت کا حصہ ہیں تاکہ انسان نجات (salvation) کے راستے پر قائم رہے۔

عیسائی مفکرین کا نقطۂ نظر:

جدید دور میں عیسائی مفکرین جیسے C.S. Lewis اور John Hick نے آفات کو خدا کی عدالت کے بجائے ایک روحانی بیداری کے پیغام کے طور پر دیکھا ہے۔

C.S. Lewis اپنی کتاب The Problem of Pain میں لکھتے ہیں:

"مصیبت خدا کی بلند آواز ہے جو بہرے عالم کو جگانے کے لیے بولی جاتی ہے"۔18

آفات خدا کی یاد دہانی اور انسان کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہیں۔

---

[15] متی 24:7-8

[16] یوحنا 4:8

[17] عبرانیوں 12:6

[18] Lewis, C.S. The Problem of Pain, New York, Originally published 1940, P.93

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جان کیلوَن(John Calvin)

کیلوَن کے نزدیک قدرتی آفات خدا کی حاکمیت (Divine Sovereignty) کی علامت ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا ہر واقعے پر قادرِ مطلق ہے، اور آفات انسان کو اپنی عاجزی اور خدا کی قوت کا احساس دلاتی ہیں۔

"جب زلزلے اور طوفان آتے ہیں تو وہ انسان کو خدا کی جلالت یاد دلاتے ہیں، جو ہر شے پر قادر ہے"۔19

سی۔ایس۔لوئیس(C.S. Lewis)

سی۔ایس۔لوئیس نے اپنی مشہور کتاب The Problem of Pain میں لکھا کہ آفات خدا کی تربیت اور تنبیہ کا ذریعہ ہیں۔ اُن کے مطابق مصیبت خدا کی وہ" بلند آواز "ہے جو انسان کو روحانی غفلت سے جگاتی ہے۔

"مصیبت خدا کی بلند آواز ہے جو بہرے عالم کو جگانے کے لیے بولتی ہے"۔20

عیسائی مفکرین کے نزدیک قدرتی آفات کا تصور متنوع مگر متوازن ہے۔ قدیم مفکرین (جیسے آگسٹین اور ایکویناس) انہیں گناہ اور عدلِ الٰہی سے جوڑتے ہیں۔ اصلاحی مفکرین (جیسے کیلوَن) انہیں خدا کی قدرت کی علامت سمجھتے ہیں۔ جدید مفکرین (جیسے سی۔ایس۔لوئیس اور جان ہک) انہیں انسانی روحانی ارتقا اور تربیت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ یوں عیسائی فکر میں قدرتی آفات نہ صرف سزا بلکہ اصلاح، ایمان، توبہ، اور اخلاقی بیداری کا ذریعہ ہیں۔

ہندومت میں قدرتی آفات کا تصور:

ہندومت میں قدرتی آفات (Natural Disasters) کو محض طبعی یا سائنسی مظاہر نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان کا تعلق کائناتی نظم (Cosmic Order) اور کرما (Karma) کے تصور سے جوڑا جاتا ہے۔ ہندو فلسفہ کے مطابق دنیا میں رونما ہونے والی ہر مصیبت یا آفت، انسان کے اعمال (کرما) کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر انسان نیک اعمال انجام دے تو اس کے اچھے کرما کے اثرات مثبت صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، اور اگر گناہ، ظلم یا بداعمالی کرے تو فطرت اس کا بدلہ تباہ کن شکل میں دیتی ہے۔ چنانچہ زلزلے، قحط، سیلاب اور وبائیں انسان کی اخلاقی و روحانی خرابیوں کا نتیجہ سمجھی جاتی ہیں۔

ہندو مذہبی متون جیسے ویدوں، اپنشدوں اور بھگوت گیتا میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فطرت (پرتھوی، اگنی، وایو، اپ، آکاش) خدائی مظاہر ہیں، اور ان میں توازن بگڑنے کا مطلب ہے کہ انسان نے دھرم (عدالت و اخلاق) کی راہ چھوڑ دی ہے۔ رت (Rta) یعنی

---

[19] Calvin, John. "Institutes of the Christian Religion", Translated by Henry Beveridge. Peabody, MA: Hendrickson Publishers-2008, P.189

[20] Lewis, C. S. "The Problem of Pain", New York: HarperOne-2001, P.74

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

کائناتی نظم جب ٹوٹتا ہے تو قدرتی آفات اس کے تدارک کا ذریعہ بنتی ہیں۔اس تصور کے مطابق آفات محض سزا نہیں بلکہ انسان کو روحانی بیداری، توبہ اور اخلاقی اصلاح کی طرف بلانے کا ایک ذریعہ بھی ہیں۔21

"جب راجہ یا رعایا اپنے فرضوں سے منہ موڑتے ہیں تو زمین پر قحط، آفات اور امراض کا ظہور ہوتا ہے"۔22

بدھ مت میں قدرتی آفات کا تصور:

بدھ مت کے مطابق کائنات میں ہونے والے تمام واقعات خواہ وہ خوشی کے ہوں یا مصیبت کے 'کرما' کے قانون کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں۔کرما کا مطلب ہے کہ ہر عمل کا ایک لازمی اخلاقی و فطری نتیجہ ہوتا ہے۔

"Not in the sky, nor in the middle of the sea, nor by entering into the clefts of mountains, is there a place on earth where one may escape from the result of an evil deed".23

یعنی انسان جہاں بھی جائے، اپنے اعمال کے نتائج (کرما) سے نہیں بچ سکتا۔اس اصول کے مطابق، اگر ایک فرد یا قوم بداعمالیوں میں مبتلا ہو تو اجتماعی کرما کے نتیجے میں مصائب یا قدرتی آفات ظاہر ہو سکتی ہیں۔

آفات بطورِ قدرتی قوانین (Natural Laws) کا نتیجہ:

بدھ مت میں کوئی شخصی خدا (Personal God) نہیں جو آفات بھیجے۔دنیا کے تمام مظاہر زلزلے، طوفان، قحط، وبائیں پرتیتیا سموُتپاد (Pratītya-samutpāda) یعنی "Dependent Origination" کے اصول کے تحت واقع ہوتے ہیں۔مہاپدانا سوتت کے مطابق:

"The earth quakes when great events occur the birth of a Buddha, his enlightenment, his turning of the wheel of Dhamma, and his final passing away".24

"جب کوئی عظیم واقعہ پیش آتا ہے تو زمین ہلتی ہے (زلزلہ آتا ہے)، جیسے بدھ کی پیدائش، ان کے نروان (روحانی بیداری) کا حصول، دھرم کے پہیے کو گردش میں لانا (یعنی تعلیمات کی تبلیغ کا آغاز) اور ان کے آخری وصال کے وقت"۔

---

[21] Swami Prabhupada, Bhagavad Gita As It Is, ISKCON Press, 1983, p. 215

[22] Manusmriti, Chapter 7, Verse 62

[23] Dhammapada, verse: 127

[24] Mahāpadāna Sutta, No. 16

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ جیسے مظاہر کو طبیعی یا روحانی علامت سمجھا جاتا ہے، نہ کہ الٰہی غضب۔ یہ مظاہر کائنات کے فطری توازن اور معنوی تبدیلیوں کی علامت ہیں۔

اجتماعی کرما کا نظریہ:

بدھا گوسا میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان صرف فرد کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ اجتماعی اعمال کے ذریعے بھی کرما بناتا ہے۔ جب ایک معاشرہ ظلم، تشدد، لالچ، اور فریب میں مبتلا ہو جائے، تو فطری توازن بگڑ جاتا ہے، اور آفات جنم لیتی ہیں۔ مہاپرنبّان سوتت نے کہا:

"When rulers are unjust, when people act immorally, the land suffers the rains do not fall in season, crops fail, and disease spreads".25

"جب حکمران ظالم ہو جائیں اور لوگ اخلاق سے گمراہ ہو جائیں تو زمین متاثر ہوتی ہے — بارشیں اپنے موسم پر نہیں ہوتیں، فصلیں برباد ہو جاتی ہیں، اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں"۔

یہ ایک واضح اشارہ ہے کہ اخلاقی و سماجی بگاڑ فطری نظام کو متاثر کرتا ہے، جس کا نتیجہ قدرتی آفات کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

بدھ مت آفات کے وقت انسان کو ہمدردی (Karuna)، رحم (Metta) اور خدمتِ خلق (Dana) کی تعلیم دیتا ہے۔ مصیبت میں بدھ متی راہب اور عوام دوسروں کی مدد کو عبادت سمجھتے ہیں۔

یعنی ہمدردی اور ضبط ہی آفات کے اثرات کم کر سکتے ہیں۔ بدھ مت میں اس وقت سب سے بڑی نیکی یہ سمجھی جاتی ہے کہ انسان دوسروں کے دکھ میں شریک ہو اور فطرت سے ہم آہنگ زندگی اختیار کرے۔ کئی بدھ متی روایات میں قدرتی آفات کو روحانی بیداری کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ انسان جب آفات کے ذریعے اپنی کمزوری اور فنا پذیری کا احساس کرتا ہے، تو وہ مادی دنیا سے بے نیازی اور نروان (Nirvana) کی جستجو میں بڑھ جاتا ہے۔ بدھ مت کے مطابق قدرتی آفات نہ تو خدا کی طرف سے سزا ہیں، نہ محض حادثہ؛ بلکہ یہ کائناتی قوانین اور اجتماعی اخلاقی نظام کا لازمی نتیجہ ہیں۔ ان کا مقصد انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ دنیا ناپائیدار ہے، اور حقیقی امن صرف نروان (روحانی سکون) میں ہے۔ لہٰذا آفات کے وقت بدھ مت انسان کو خوف کے بجائے ہمدردی، سکون، اور فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کی راہ دکھاتا ہے۔

[25] Dīgha Nikāya 26, Cakkavatti-Sīhanāda Sutta (The Lion's Roar on the Turning of the Wheel)

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

سکھ مت میں آفات کا تصور:

سکھ مت میں خدا کو" اک اونکار"یعنی" ایک ہی حقیقت "کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔اس مذہب میں قدرت، کائنات، اور انسان کے درمیان ایک گہرا تعلق قائم کیا گیا ہے۔ سکھ مت کے مطابق تمام کائناتی واقعات بشمول قدرتی آفات ربّی نظام کا حصہ ہیں، جو انسان کو روحانی بیداری، انصاف اور اعمال کے نتیجے کی یاد دہانی کرواتے ہیں۔

سکھ مت میں یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کا ہر عمل" خدا کی مرضی "(Hukam) کے مطابق ہوتا ہے۔اس کائنات میں کوئی چیز بغیر حکمِ خدا کے نہیں ہو سکتی، خواہ وہ زلزلہ ہو، طوفان، یا قحط۔

گرو گرنتھ صاحب میں ہے:

"گرو گرنتھ صاحب، آنک" ۔1

"سب کچھ خدا کے حکم کے اندر ہے، اس کے حکم سے باہر کچھ نہیں"۔

"Hukmai andar sabh ko, bahar hukam na koe".26

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ مت میں قدرتی آفات کو خدا کے حکم کا مظہر سمجھا جاتا ہے، نہ کہ کسی اندھی قوت یا شیطانی عمل کا نتیجہ۔ سکھ مت میں یہ تصور موجود ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی مصیبتیں اور آفات انسان کے ایمان، صبر اور روحانی قوت کا امتحان ہوتی ہیں۔ گرو نانک کہتے ہیں:

"Dukh daaroo sukh rog bhayaa, ja sukh taam na hoyee".27

"دکھ دوا ہے اور سکھ (راحت) بیماری، کیونکہ جب راحت ہوتی ہے تو انسان خدا کو بھول جاتا ہے"۔

یہ قول ظاہر کرتا ہے کہ سکھ مت میں دکھ، مصیبت یا آفات دراصل انسان کے اندر روحانی تطہیر کا ذریعہ ہیں، جن سے انسان خدا کے قریب ہوتا ہے۔ سکھ مت میں قدرتی آفات کو کسی انتقامی عذاب کے طور پر نہیں بلکہ خدائی نظام، انسانی کرموں کے اثر، اور روحانی بیداری کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ مذہب انسان کو سادہ زندگی، فطرت سے محبت، اور خدمتِ انسانیت کی تعلیم دیتا ہے تاکہ زمین پر توازن اور امن قائم رہے۔

[26] Guru Granth Sahib, Ang 1, P.469

[27] Khushwant Singh, "A History of the Sikhs", Vol. I, Oxford University Press, 2004

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

جین مت میں قدرتی آفات کا تصور:

جین مت (Jainism) ایک قدیم ہندوستانی مذہب ہے جو عدمِ تشدد (اہِسا)، سچائی، تزکیۂ نفس اور کرم کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس مذہب کے مطابق کائنات ازلی ہے، اسے کسی خالق نے پیدا نہیں کیا بلکہ یہ اپنے مخصوص قوانینِ فطرت کے تحت از خود چل رہی ہے۔ جین فلسفہ میں قدرتی آفات کا تصور براہِ راست کسی دیوتا یا خدا کے غضب سے منسلک نہیں کیا جاتا بلکہ یہ انسان کے کرم (Karma) اور کائناتی توازن (Cosmic Order) کا نتیجہ سمجھی جاتی ہیں۔

کرم اور آفات کا تعلق:

جین مت کے مطابق ہر عمل خواہ اچھا ہو یا بُرا ایک مخصوص کرم پیدا کرتا ہے جو روح (Atman) سے چمٹ جاتا ہے۔ جب ان کرموں کا پھل پکتا ہے تو وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے، جن میں بیماری، غربت، جنگ یا قدرتی آفات ‘جیسے زلزلے، قحط، یا وبائیں شامل ہو سکتی ہیں۔ یعنی آفات انسان کے کرموں کا نتیجہ (Phala) ہیں، نہ کہ خدا کی طرف سے سزا۔ Tattvartha Sutra، باب ۸، شلوک ۳-۱ کے مطابق" : تمام دکھ، تکالیف اور مصائب کرم کے بندھن کے سبب پیدا ہوتے ہیں"۔28

آفات اور اخلاقی توازن:

جین عقیدہ کہتا ہے کہ جب انسان اجتماعی طور پر تشدد، لالچ، یا حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ قدرت کے ساتھ عدمِ توازن پیدا کرتا ہے۔ یہ ماحولیاتی اور اخلاقی عدمِ توازن بالآخر آفات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جین مت اس امر پر زور دیتا ہے کہ انسان اگر اپنے اعمال میں اہنسا (عدمِ تشدد)، سچائی، اور ضبطِ نفس کو اپنائے تو فطرت کے ساتھ ہم آہنگی قائم رہتی ہے اور آفات کم ہو جاتی ہیں۔

آفات بطور اخلاقی انتباہ: جین فلسفہ میں قدرتی آفات کو ایک اخلاقی انتباہ (Moral Reminder) بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ انسان کو اس کے غلط طرزِ عمل، لالچ، اور تشدد سے رجوع کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ اس طرح آفات انسان کے لیے تزکیۂ نفس اور کرم کی صفائی کا موقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ جین مت میں فطرت کے تمام عناصر (مٹی، پانی، ہوا، آگ، پودے، جاندار) کو جیو (Living Beings) تصور کیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ ظلم یا زیادتی دراصل روحانی گراوٹ کا باعث بنتی ہے۔ لہٰذا فطرت کو بگاڑنے سے جو رد عمل پیدا ہوتا ہے، وہی آفات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔29

خدا کی سزا نہیں بلکہ انسانی کرموں کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ فطرت کے ساتھ عدمِ توازن اور اخلاقی زوال کی علامت مانا جاتا ہے۔ انسان کے لیے تزکیۂ نفس، توبہ اور عدمِ تشدد کی طرف پلٹنے کا پیغام قرار دیا جاتا ہے۔

---

[28] Umasvati, Tattvartha Sutra (Truth on Reality), 8.1–8.3

[29] Sutrakritanga Sutra، باب 1، شلوک 10

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

ضرورت سے زیادہ وسائل کا استعمال قدرتی آفات کا باعث ہے:

اگر ہم زیادہ ضرورت سے زائد قدرتی وسائل خرچ کرتے ہیں اور ضیاع و اسراف کرتے ہیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ زمین سے قدرتی وسائل کے ذخائر ختم ہوتے جائیں گے یا اگر ہم صنعتی ترقی کرتے ہیں اور زہریلی گیسوں کا اخراج کرتے ہیں، تو ان زہریلی و کیمیائی گیسوں سے زمین کے درجہ حرارت میں ناقابل برداشت اضافہ ہوگا، گلیشیئرز پگھلیں گے، سطح سمندر میں اضافہ ہوگا، اور زمین کی وہ ساخت جو اربوں سال سے قائم و دائم ہے، اس میں منفی تبدیلی ہوگی جس کا نتیجہ قدرتی آفات، ماحولیات اور موسمیات کی تبدیلی کی صورت میں نکلے گا۔ موسمیاتی اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے زمین کا ماحول مخلوقات کی حیات و بقا کے لئے سازگار نہیں رہے گا۔ لہذا ہم سب کا انسانی و دینی اور اخلاقی فرض ہے کہ قدرتی وسائل کے استعمال میں اسراف سے گریز کے سادہ اسلامی اصول پر عمل پیرا ہوں۔ پانی و خوراک جیسی بنیادی ضروریات میں اسرف و ضیاع سے اجتناب کا اسلامی اصول نمایاں ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر قبلہ ایاز لکھتے ہیں:

"The natural resources of eart are used blindly and ruthlessly causes an imbalance".30

مذکورہ بالا تحریر کا حاصل یہ ہے کہ دورِ حاضر میں قدرتی وسائل کے بے تحاشا استعمال کے باعث دنیا کے توازن میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ سیلاب، زلزلے اور دوسری آفات کی بڑی وجہ کرہ ارض میں پائے جانے والے قدرتی وسائل کا اندھا دھند استعمال ہے۔ انسائیکلوپیڈیک ڈکشنری آف سائنس کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"The need has become more urgent and techniques of conservation better developed, though the level of implementation of these is still inadequate".31

"دنیا بھر میں قدرتی وسائل کی حفاظت کے متعلق قوانین و اصول پائے جاتے ہیں، لائق تاسف امر یہ ہے کہ قدرتی وسائل کے تحفظ کے قوانین پر مکمل طور پر عملدرآمد نہیں ہو رہا"۔

خلاصہ:

قدرتی آفات کے بارے میں تمام مذاہب کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ یہ محض طبعی یا اتفاقی واقعات نہیں بلکہ الٰہی نظامِ عدل، اخلاقی قوانین، اور انسانی اعمال سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ مختلف مذاہب میں جزوی فرق کے باوجود ایک مشترک فکری محور یہ ہے کہ جب انسان خدا یا

[30] Kibla Ayaz, Dr. Coservation and Islam, p.21

[31] The Encyclopedic Dictionary of Science, p.68

Annual Methodological Archive Research Review
http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about
Volume 4, Issue 1 (2026)

Online ISSN 3007-3197
Print ISSN 3007-3189

http://amresearchreview.com/index.php/Journal/about

فطرت کے طے کردہ راستے سے ہٹتا ہے تو آفات ظاہر ہوتی ہیں۔ان میں اخلاقی، روحانی، سماجی اور فطری اسباب کارفرما ہوتے ہیں۔ تقریباً تمام مذاہب میں آفات کو اخلاقی بگاڑ، گناہ اور نافرمانی کا نتیجہ سمجھا گیا ہے۔

یہودیت میں جب بنی اسرائیل خدا کے احکامات سے روگردانی کرتے ہیں تو خدا قحط، وبا، یا دشمنوں کے ذریعے انہیں سزا دیتا ہے۔عیسائیت میں آفات کو الٰہی تادیب اور انسان کے گناہوں پر تنبیہ سمجھا جاتا ہے۔ کئی مذاہب میں آفات کو خدا کے عدل اور انتباہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ سکھ مت میں آفات "حکم (Hukam) "کے تابع ہیں—یعنی یہ خدا کی مرضی اور عدل کا مظہر ہیں۔اکثر مذاہب میں آفات کا مقصد تباہی نہیں بلکہ اصلاح بتایا گیا ہے۔ کئی مذاہب میں آفات کو ایمان کی آزمائش اور روحانی تربیت کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ہندو، بدھ، اور جین مذاہب میں آفات کو کرما (Karma) یعنی اعمال کے نتیجے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ ہندو مت میں کرما کے بگاڑ سے فطرت کا توازن (Rta) ٹوٹتا ہے، جس سے آفات جنم لیتی ہیں۔ بدھ مت میں کوئی خالق خدا نہیں، بلکہ آفات کرما اور "Dependent Origination" کے قانون کے تحت ظاہر ہوتی ہیں۔ جین مت میں آفات کرم کے پھل اور انسانی لالچ و تشدد کے رد عمل کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ کئی مذاہب نے زور دیا کہ جب معاشرہ ناانصافی، ظلم اور حرص میں مبتلا ہوتا ہے تو فطرت خود اس کا رد عمل ظاہر کرتی ہے۔ یہ الٰہی عدل، انسانی اعمال، اور فطری نظم کے باہمی تعلق کا مظہر ہیں۔آفات کا مقصد محض سزا نہیں بلکہ توبہ، اصلاح، تربیت، اور خالق کی یاد دہانی ہے۔